امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے متعلق پُر اثر نصائح

مومن کی یہ شان ہے کہ وہ نیک باتوں کا حکم دیتا اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا ہے

ہر احمدی کا فرض ہے کہ برائیوں کو ترک کر کے نیکی اختیار کرے تبھی وہ دوسروں کو اس کی تلقین کر سکتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 6 مئی 2005ء بمقام بیت رحمان، ممباسہ، کینیا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 مئی 2005ء کو بیت رحمان ممباسہ کینیا (مشرقی افریقہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے متعلق نصائح فرمائیں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے اس خطبہ کی آڈیو براہ راست ٹیلی کاسٹ کی۔ اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 111 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کیلئے نکالی گئی ہو تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں فرمایا ہے کہ تم اس لئے بہترین کہلاتے ہو کہ دوسروں کو تم نیکیوں کا پیغام پہنچاتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو اور یہ سوچ رکھتے ہو کہ ہر ایک سے تم نے نیکی کرنی ہے ہر ایک کا دل جیتنا ہے اور اس مقصد کیلئے کبھی کسی سے برائی نہیں کرنی بلکہ تمہارے ہر عمل سے محبت ٹپکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسروں کو نیکی کی طرف توجہ دلانے اور بدیوں سے روکنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ دے۔ اچھی باتوں کو اپنائے اور پھر آگے پہنچائے تو دعوت الی اللہ میں بھی آسانی ہو جاتی ہے نیک باتیں بے شمار ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ مثلاً رشتہ داروں سے حسن سلوک امانت کی ادائیگی، دوسروں کی خاطر قربانی، انسانی ہمدردی، دوسروں کے متعلق اچھے خیالات کی تعلیم، سچ بولنا، معاف کرنا، صبر کرنا، انصاف کرنا، احسان کرنا، وعدوں کو پورا کرنا، ذہنی اور جسمانی گند سے اپنے آپ کو پاک کرنا، ہمسایوں اور ساتھ کام کرنے والوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا۔ غرباء کا خیال رکھنا وغیرہ

بعض برائیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کنجوسی کی عادت، دوسروں کی ضرورت معلوم ہونے کے باوجود مدد نہ کرنا۔ جماعتی چندوں سے ہاتھ روکنا۔ بدظنی کرنا۔ بلاوجہ الزام لگانا۔ لوگوں کو حقیر سمجھنا۔ حسد کرنا۔ لغو اور بے ہودہ باتیں کرنا۔ غیبت کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ خیانت کرنا۔ ان سب سے خود بھی بچنا اور دوسروں کو ان سے روکنا ہر مومن پر فرض ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نیکیاں اختیار کرنے کیلئے برائیوں کو ترک کرنا ضروری ہے کیونکہ نیکی اور بدی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ہر احمدی کو لازم ہے کہ اپنے آپ کو برائیوں سے پاک کرے نیکیوں کو اختیار کرے تبھی وہ دوسروں کو نیکی کا حکم دے سکتا ہے۔ ورنہ وہ منافقت کا مرتکب ہو رہا ہوگا اور ایسے لوگ جہنمی ہوتے ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ دوسروں کو نیکی کی تلقین کرنے سے پہلے خود بھی نیکی کرے۔ خصوصاً جماعتی عہدیداروں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہوئے اللہ کے حضور جھکتے ہوئے اس کا فضل مانگنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کر دے گا۔ پھر تم دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آئندہ کی ہر مصیبت سے بچنے کیلئے ہر مومن کو چاہئے کہ نیک باتوں کی طرف بلائے اور برائیوں سے روکے ورنہ عذاب آ سکتا ہے اور دعائیں بھی قبول نہ ہوں گی۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ نیک کام کرنے اور نیکی کا حکم دینے سے دعائیں بھی قبول ہوں گی اور اللہ کا فضل بھی نازل ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بچوں پر رحم نہیں کرتا اور بوڑھوں کی عزت و احترام کا حق ادا نہیں کرتا۔ اور معروف باتوں کا حکم نہیں دیتا اور ناپسندیدہ باتوں سے نہیں روکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جرأت سے نیکیوں کو پھیلانا اور برائیوں سے روکنا مومن کی شان ہے۔ بعض برائیوں مثلاً غیبت اور جھوٹ سے بچنے کے متعلق ارشادات نبوی بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ غیبت اور جھوٹ کے نتیجہ میں معاشرے میں بگاڑ اور نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے دائرہ میں خود بھی نیکیاں بجالائے اور بدیوں سے رکے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرے۔

خطبہ کے اختتام سے قبل حضور انور نے فرمایا کہ اگلے دو دن تک دوسرے دو ملکوں کے دورے پر جا رہا ہوں دعا کریں کہ اللہ اسے بابرکت کرے اور ہر لحاظ سے نصرت اور مدد فرماتا رہے۔